https://farid.ps/articles/uss_liberty/ur.html

# امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی اوریو ایس ایس لبرٹی

8 جون 1967 کو، چھ روزہ جنگ کے دوران، اسرائیلی طیاروں اور بحری جہازوں نے امریکی بحریہ کے جاسوسی جہاز یو ایس ایس لبرٹی پر حملہ کیا، جس میں 34 امریکی ہلاک اور 171 زخمی ہوئے۔ یہ واقعہ امریکی فوجی تاریخ کے سب سے تاریک اور متنازعہ ابواب میں سے ایک ہے - نہ صرف خود حملے کی وجہ سے، بلکہ اس کے بعد ہونے والی پردہ پوشی کی وجہ سے بھی۔ جب اسرائیل کے غیر ضروری جارحیت، خیانت آمیز حربوں، اور بین الاقوامی قانون کی بے توقیری کے وسیع تر ریکارڈ کو دیکھا جاتا ہے، تو لبرٹی کا معاملہ اس بات کا دردناک ثبوت ہے کہ امریکی حکومت نے اپنے فوجیوں کی جانوں کو اپنے نام نہاد سب سے بڑے اتحادی کے ساتھ "خصوصی تعلقات" کے تابع کر دیا۔

## جارحیت اور دھوکہ دہی کا نمونہ

1967 میں اسرائیل کے اقدامات کو الگ تھلگ سمجھا نہیں جا سکتا۔ چھ روزہ جنگ خود اسرائیل کے مصر پر غیر ضروری، پیشگی حملے سے شروع ہوئی - اقوام متحدہ کے چارٹر کی واضح خلاف ورزی۔ بین الاقوامی قانون صرف مسلح حملے کے بعد دفاعی کارروائی کو تسلیم کرتا ہے؛ "پیشگی خود دفاعی" کا کوئی قانونی نظریہ موجود نہیں ہے۔ تاہم، اسرائیل نے 1956 کے سینائی حملے سے لے کر 1981 میں عراق کے اوسیراک ری ایکٹر پر حملے اور اس کے بعد تک اپنی یک طرفہ جنگوں اور حملوں کو اس من گھڑت جواز کے تحت بارہا چھپایا ہے۔

اسی طرح پریشان کن اسرائیل کا جنگ میں دھوکہ دہی کا ریکارڈ ہے۔ 1946 میں کنگ ڈیوڈ ہوٹل کی بمباری صیہونی عسکریت پسندوں نے کی تھی جو عربوں کے بھیس میں تھے۔ 1954 کے "لاوون معاملے" میں اسرائیلی ایجنٹس شامل تھے جنہوں نے مصر میں مغربی اہداف پر بم رکھے تاکہ مقامی گروہوں پر الزام لگایا جا سکے۔ اور حال ہی میں 2024 میں، اسرائیلی فورسز نے ڈاکٹروں، نرسوں اور مریضوں کے بھیس میں ایک ہسپتال کے اندر تین فلسطینیوں کو قتل کیا - یہ ایک ایسا عمل ہے جو جنیوا کنونشنز کے تحت خیانت کی تعریف پر پورا اترتا ہے۔ اس پس منظر میں، 8 جون 1967 کے واقعات ایک المناک حادثے سے کم اور ایک قائم شدہ طریقہ کار کا حصہ زیادہ لگتے ہیں۔

# یو ایس ایس لبرٹی پر حملہ

لبرٹی ایک واضح طور پر نشان زدہ امریکی بحریہ کا جہاز تھا، جو اینٹینوں سے لیس تھا، اس کا ہل نمبر اور نام بڑے حروف میں لکھا ہوا تھا، اور ایک امریکی پرچم لہرا رہا تھا جو اتنا بڑا تھا کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ زندہ بچ جانے والوں نے گواہی دی کہ اس صبح اسرائیلی جاسوسی طیاروں نے کئی بار جہاز کے اوپر سے پرواز کی، اتنا قریب کہ پائلٹ ڈیک پر موجود بحریوں کو ہاتھ ہلا سکتے تھے۔ چند گھنٹوں بعد، بغیر نشانات کے اسرائیلی جیٹ طیاروں نے راکٹوں، نیپالم، اور توپیں چلائیں۔

حملہ مراحل میں آگے بڑھا۔ سب سے پہلے، فضائی حملوں نے مواصلات کو منقطع کیا، جس کے ساتھ امریکی چھٹی فلیٹ تک ہنگامی کالز کو روکنے کے لیے جان بوجھ کر ریڈیو جامنگ کی گئی۔ اس کے بعد ٹارپیڈو بوٹس آئیں، جن میں سے ایک نے ٹارپیڈو داغا جس نے جہاز کے ہل میں ایک بہت بڑا سوراخ کر دیا اور فوراً 25 افراد کو ہلاک کر دیا۔ زندہ بچ جانے والوں نے بتایا کہ اسرائیلی گن بوٹس نے لائف بوٹس پر فائرنگ کی - مسلح تنازعہ کے قوانین کے تحت ایک واضح جنگی جرم۔ آخر میں، مسلح ہیلی کاپٹروں نے تباہ شدہ جہاز کے اوپر منڈلایا اور پھر حملہ روک دیا۔ ہر مرحلے پر حملہ آوروں کو یہ موقع تھا کہ وہ لبرٹی کو امریکی کے طور پر پہچانیں۔ کسی بھی مرحلے پر وہ نہیں رُکے۔

اسرائیل نے بعد میں دعویٰ کیا کہ اس نے لبرٹی کو مصری گھوڑوں کی نقل و حمل کے جہاز القصیر سمجھ لیا تھا۔ یہ وضاحت گہری جانچ کے تحت ڈھے جاتی ہے۔ دونوں جہازوں کا سائز، شکل یا سازوسامان میں کوئی مشابہت نہیں تھی۔ مزید برآں، اگر اسرائیل واقعی یہ سمجھتا تھا کہ وہ القصیر پر حملہ کر رہا ہے، تو وہ ایک اور جنگی جرم کا مرتکب ہوتا - ایک غیر مسلح شہری جہاز پر جان بوجھ کر حملہ کرنا جو مویشی لے جا رہا تھا۔

## مقاصد اور نظریات

امریکی جہاز پر حملہ کیوں؟ کئی امکانات مل جاتے ہیں۔ لبرٹی کو ڈبو کر، اسرائیل ایک ایسے جہاز کو خاموش کر دیتا جو سگنلز انٹیلی جنس جمع کرنے کا ذمہ دار تھا - ایسی معلومات جو اسرائیلی آپریشنز کو ظاہر کر سکتی تھیں جو تل ابیب نے واشنگٹن کو بتائی تھیں۔ بغیر نشانات کے طیاروں کا استعمال کر کے اور جہاز کو مکمل طور پر ڈبونے کی کوشش کر کے، اسرائیل شاید امید کر رہا تھا کہ حملے کا الزام مصر پر لگایا جائے، اس طرح امریکہ کو اسرائیل کے ساتھ جنگ میں گھسیٹا جائے۔ اور جہاز کے ریڈیوز کو جام کر کے، اسرائیل نے واضح کر دیا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ زندہ بچ جانے والے یہ نشر کریں کہ اصل حملہ آور کون تھا۔ سب سے زیادہ قابل

فہم وضاحت یہ ہے کہ اسرائیل کا ارادہ تھا کہ لبرٹی لہروں کے نیچے غائب ہو جائے، بغیر کسی گواہ کے جو اس کے بیانیے کو چیلنج کر سکے۔

## پردہ پوشی اور خیانت

اگر حملہ چونکا دینے والا تھا، تو اس کے بعد جو ہوا وہ شرمناک تھا۔ زندہ بچ جانے والوں کو مارشل کورٹ کی دھمکی کے تحت خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔ امریکی بحریہ کی تحقیقات صرف ایک ہفتہ جاری رہی، جس میں گواہیوں کو سختی سے محدود کیا گیا۔ صدر لنڈن جانسن اور وزیر دفاع رابرٹ میک نامارا نے لبرٹی کے دفاع کے لیے بھیجے گئے امریکی طیاروں کو واپس بلا لیا، اپنے آدمیوں کی جانوں سے زیادہ جغرافیائی سیاست کو ترجیح دی۔

سینئر عہدیداروں نے بعد میں سچائی کا اعتراف کیا۔ وزیر خارجہ ڈین رسک نے اعلان کیا کہ انہوں نے کبھی اسرائیل کی وضاحت کو قبول نہیں کیا۔ ایڈمرل تھامس مورر، جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کے سابق چیئرمین، نے حملے کو جان بوجھ کر قرار دیا اور پردہ پوشی کو "امریکی حکومت کی طرف سے سچائی کو چھپانے کے کلاسیکی، ہر وقت کے ایک بہترین کیسز میں سے ایک" کہا۔ صدارتی مشیر کلارک کلفورڈ نے کھل کر اعتراف کیا کہ واشنگٹن نے اسرائیل کے ساتھ اپنے اتحاد کو "ہمارے آدمیوں کی جانوں سے زیادہ اہم" سمجھا۔ حتیٰ کہ کیپٹن ولیم میک گونگل کی میڈل آف آنر کی تقریب کو جان بوجھ کر کم اہم بنایا گیا، جسے عام طور پر وائٹ ہاؤس کے اعزازات سے محروم رکھا گیا۔

## نتیجہ: امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی؟

یو ایس ایس لبرٹی کا واقعہ ایک سفاک حقیقت کو آشکار کرتا ہے: 1967 میں، اسرائیل نے سینکڑوں امریکیوں کو ہلاک اور معذور کیا، اور واشنگٹن نے اسرائیل کو نتائج سے بچایا۔ خود حملہ ہر طرح سے جان بوجھ کر ہونے کے آثار رکھتا ہے - متعدد مراحل، جان بوجھ کر جامنگ، بغیر نشانات کے طیارے، اور لائف بوٹس پر فائرنگ۔ پردہ پوشی اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ امریکی رہنما ایک اتحاد کو برقرار رکھنے کے لیے انصاف، جوابدہی، اور مرنے والوں کی یاد کو قربان کرنے کے لیے تیار تھے۔

عقود سے، زندہ بچ جانے والوں نے یادگاری تقریبات منعقد کیں جو ان کی اپنی حکومت نے بڑے پیمانے پر نظر انداز کیں، یہاں تک کہ واشنگٹن میں "امریکہ کا سب سے بڑا اتحادی" کی لفاظی جاری رہی۔ لیکن لبرٹی کا ملبہ اور اس کے عملے کی گواہی ایک اور کہانی سناتی ہے - خیانت، خاموشی، اور ایک ایسی تعلقات کی کہانی جس میں امریکی جانوں کو قابلِ قربانی سمجھا گیا۔